جلد ۲۹ | ۲۸ احسان ۱۳۲۰ ھش | ۲ جمادی الاخری ۱۳۶۰ھ | ۲۸ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۴۴

مسلح گشتی دستے اور حکومت پنجاب

۱۹۳۴ء میں احرار نے جب ایک منظم سازش کے ماتحت قادیان پر حملہ کیا۔ اور اس ادعا کے ساتھ حملہ کیا۔ کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور احمدیت کا خاتمہ کر دیں گے۔ تو اس وقت کے بعض چھوٹے بڑے حکام نے بھی احمدیوں کے خلاف عجیب رویہ اختیار کر لیا۔ انہیں قادیان کے احمدیوں کی ہر نقل و حرکت میں قانون کی خلاف ورزی نظر آنے لگی۔ اور امن شکنی کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ اسی سلسلہ میں جب پولیس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ کہ ایک احمدی کی ایک کھنڈ سٹک اس لئے ضبط کر لی۔ کہ اس کے ایک سرے پر لوہے کی ایک "شام" لگی ہوئی تھی۔ تو احرار نے اخباروں میں یہ شور مچا دیا۔ کہ پولیس نے احمدیوں سے نیزے برآمد کئے ہیں۔ اور اسے جماعت احمدیہ کی خلاف قانون تیاریوں کے بے بنیاد الزام کے ثبوت میں پیش کیا گیا۔ گویا اس وقت جماعت احمدیہ کے کسی فرد کے ہاتھ میں اس قسم کی چھڑی بھی خلاف قانون۔ اور خلاف امن سمجھی گئی۔ جس کے سرے پر مخروطی شکل کا بالکل کند لوہا لگا ہوا تھا۔

حالانکہ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے۔ جو نہ صرف پابندی قانون۔ اور قیام امن کے متعلق نہایت شاندار روایات رکھتی ہے بلکہ اپنے امام علیہ السلام کے ارشادات کے ماتحت نہایت نازک مواقع پر کئی قسم کی تکالیف برداشت کر کے ملک میں امن قائم رکھنے اور عوام سے قانون کا احترام کرانے کی کوشش کرتی چلی آئی ہے اور اس کا اعتراف حکومت بھی کر چکی ہے ایسی امن پسند۔ اور پابند قانون جماعت کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ قانون شکنی کی مرتکب ہو سکتی ہے۔ اور اس بناء پر کھنڈ سٹک تک کو ضبط کر لینا نہایت ہی حیرت انگیز بات تھی۔ لیکن ایسا کیا گیا اور اسے امن قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری سمجھا گیا۔

حکام کی اس قسم کی "فرض شناسی" کا خیال کر کے حیرت ہوتی ہے۔ کہ دوسری اقوام کے مسلح لوگوں کو مسلح پھرتے۔ اور عوام کو خوف زدہ کرتے دیکھ کر بھی وہ کیوں ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آج کل جب ملک میں قیام امن کی بے حد ضرورت ہے۔ اور عوام میں ایسی قسم کے خوف اور خطر کا پیدا ہونا نہایت ہی نقصان دہ ہے یہ شکایت عام ہو رہی ہے۔ کہ نہنگ سکھ پنجاب کے شہروں اور دیہات میں خلاف قانون ہتھیار لے کر اس طرح پھرتے ہیں۔ جس طرح ایک منظم فوج کے گشتی دستے پھرتے ہیں۔ ہر نہنگ ایک لمبے نیزہ سے مسلح ہوتا ہے۔ جس کی انی تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوتی ہے۔ بعض کے پاس خطرناک کلہاڑیاں بھی ہوتی ہیں۔ پہلو میں تلوار لٹک رہی ہوتی ہے۔ اور سر پر لوہے کا چکر ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ریل گاڑیوں میں بلا ٹکٹ سفر کرتے ہیں اور اگر ان سے ٹکٹ کا مطالبہ کیا جائے تو مرعوب کر کے دندناتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔

بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کی اسی قسم کی سرگرمیوں سے پنجاب کے مسلمانوں اور ہندوؤں میں یہ خیال پھیل رہا ہے کہ سکھ قوم اندر ہی اندر کسی نہایت ہی خوفناک قسم کی طیاری میں مصروف ہے۔ اور ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ انگریزی حکومت کے زوال پر جسے وہ چند دن کی بات سمجھتے ہیں سکھ پنجاب میں اپنی حکومت قائم کر لیں۔ ان مسلمانوں کا جو اپنی غربت۔ اور لاپرواہی کی وجہ سے اس وقت تک تلوار سے بھی محروم ہیں حالانکہ قانون اس کے رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ نہنگوں کی اس قسم کی تیاریوں سے خوف زدہ نہ ہوں۔ تو اور کیا کریں لیکن حکومت پنجاب اس بارے میں جس قدر تغافل۔ اور اغماض سے کام لے رہی ہے۔ وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ سکھوں میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد روز بروز سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ اگر جرائم پیشہ اشخاص بھی ہتھیار بند ہونے کی خاطر شامل ہو رہے ہوں۔

غرض قیام امن کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ حکومت اس طرف متوجہ ہو۔ اور خطرناک ہتھیاروں کی پبلک مقامات۔ اور شوارع عوام پر نمائش روک دے تاکہ پنجاب کے وہ لوگ جو اپنے جگر کے ٹکڑوں کو میدان جنگ میں بھیج چکے ہیں۔ جہاں وہ دشمن کے مقابلہ میں داد شجاعت دے رہے ہیں۔ ان پر ان لوگوں کو رعب جمانے۔ اور انہیں خوفزدہ کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ جو اسٹیشنوں، بازاروں اور قصبوں میں خواہ مخواہ اکڑتے پھرتے ہیں اور نہتے لوگوں پر رعب جمانا بہادری سمجھتے ہیں۔ وہ اگر خود دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان جنگ میں جانے کی جرات نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم جو لوگ تمام ہندوستان کی طرف سے یہ فرض ادا کر رہے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے عزیز و اقارب کو ...

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ احسان ۱۳۲۰ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ گذشتہ شب حضور کو درد نقرس کی زیادہ تکلیف ہو گئی تھی ۔ یہاں تک کہ سونے کے لئے نیند آور دوائی کی ضرورت پیش آئی ۔ آج دن کے دو بجے تک طبیعت اچھی رہی ۔ البتہ ظہر کے وقت جب حضور نے نماز کے لئے تشریف لے جاتے وقت بوٹ پہنا تو کسی چیز نے بائیں پاؤں کے انگوٹھے پر کاٹ لیا ۔ جس کی وجہ سے درد او ربے چینی رہی ۔ مگر اس وقت کسی قدر تخفیف ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؁

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے ۔ دعائے صحت کی جائے

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے ۔ کہ ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب سب چارج نور ہسپتال چند روز بعارضہ بخار بیمار رہ کر بعمر ۳۴ سال آج وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بڑے مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی ۔ مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا ۔ احباب بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں ؁

ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب کی وفات

ڈاکٹر صاحب موصوف کو پندرہ سولہ روز سے ملیریا بخار اور معدے اور انتڑیوں میں جریان خون کا دورہ تھا ۔ جس کی وجہ سے خون میں بہت کمی آ گئی ۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مشورہ سے علاج باقاعدہ ہوتا رہا ۔ لیکن بخار نے طول پکڑا ۔ خون میں نمایاں کمی ہو گئی ۔ اور نقاہت بھی بڑھ گئی ۔ نمایاں کمی کی وجہ سے نمک پانی بذریعہ ورید خون میں داخل کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی ۔ مگر اس کے داخل کرنے کے تھوڑی دیر بعد موت واقع ہو گئی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مرحوم نور ہسپتال میں قریباً ڈیڑھ سال سے بطور سب چارج کام کر رہے تھے اس عرصہ میں انہوں نے اس خوش اخلاقی کے ساتھ اہل قادیان کی طبی خدمت سرانجام دی ۔ کہ بہت لوگ ان کے حسن سلوک کے گرویدہ ہو گئے ۔

مرحوم مخلص احمدی تھے ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد بالخصوص چھوٹے بچوں سے خاص محبت کا رنگ رکھتے تھے ۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے ؁ خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد مسعود صاحب ڈیرہ غازی خاں اپنے بچوں کے کامیاب ہونے کی خوشی میں کچھ عرصہ کے لئے کسی محتاج کے نام اخبار جاری کرانا چاہتی ہیں ۔ بیگم صاحبہ بیمار ہیں ۔ اور استدعائے دعا کرتی ہیں (۲) عنایت اللہ صاحب لنڈا بازار لاہور کا لڑکا محمود احمد بعارضہ بخار ٹائیفائیڈ بیمار ہے ۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؁

دعائے نعم البدل (۱) چودہری شکر اللہ خانصاحب دیہاتی مدرس واقف تحریک جدید کی بچی فوت ہو گئی ہے ۔ اور ان کے ایک بچہ کو گرنے سے سخت چوٹ آئی ہے ۔ احباب دعائے نعم البدل اور زخمی بچہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔ انچارج تحریک جدید (۲) میرا بھتیجا عزیزم مظفر احمد ۲۴/۲۵ احسان کی درمیانی شب فوت ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ احباب دعائے نعم البدل کریں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؁

No.	Name	
43	Ihsan	Java
44	Wirgaredjo	"
45	Ahmad Sanoesi	"
46	Mas Soerodiardjo	"
47	Moembroch	"
48	Soehardi	"
49	Joenaes	"
50	Partini	"
51	Ranowiredjo	"
52	Toen Moeh	"
53	Antra	"
54	Dira	"
55	Soekanda	"
56	Soekari	"
57	Tarpan	"
58	Hasinah	"
59	Kardja	"
60	Somadinasa	"
61	K.K. Omariah	"
62	Edah	"
63	Maessiah	"
64	Wikasma	"
65	Enas	"
66	Eos	"
67	Soekarmi	"
68	Rasdi	"
69	Damanhoeri	"
70	Warsiah	"
71	Mwalimu	"
72	Sharif Abbas	Africa
73	Parawdunt	"
74	Sidi Ibrahim	"
75	Lansari Kakai	"
76	Alfa Sowa	"
77	Bukari Lowin	"
78	Mustafa Nadwa	Africa
79	Momo Sowa	"
80	Masaquai	"
81	Dawda Hella	"
82	Musa Conteh	"
83	Sheekhsinasi	"
84	M. Abubakar	"
85	Mustafa Kamora	"
86	Mohd Sowa	"
87	Fatimah	"
88	H. Mohd	Sumatra
89	Djamar	"
90	Nasiran Begam	Burma
91	Abdul Wahab	London
92	Frank Dearing	"
93	Poeaie	Java
94	Mas Ratna	"
95	Adjoesar	"
96	MohdHambali	"
97	Tid Sahib	"
98	A. Rasadi	"
99	Aah Sahibah	"
100	Endjan	"
101	Thah	"
102	R. Troh	"
103	Doenah	"
104	Soehali	"
105	Djoemsih	"
106	Oeki	"
107	Djoelacha	"
108	Nasadredja	"
109	Oerian	"
110	Moerni	"

(باقی)

خطبہ جمعہ ——— از حضرت مولوی شیر علی صاحب

دُنیا پر نازل شُدہ عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے دُعائیں کی جائیں

مورخہ ۱۳ ؍احسان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۳ - جون ۱۹۴۱ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں کفار کے متعلق فرماتا ہے۔ اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون (سورۃ انبیاء ع ۱) یعنی ان لوگوں کے لئے

حساب کا دن قریب آگیا

ہے۔ لیکن یہ ابھی تک غافل ہو رہے ہیں۔ گویا کہ حساب کتاب کا کوئی فکر ہی نہیں۔ اور نہ پرواہ ہے۔ ایسا ہی کفار کے متعلق فرماتا ہے۔ فلما احسوا باسنا اذا هم منها يركضون (انبیاء ع ۲) جب انہوں نے ہمارا عذاب معلوم کیا۔ تو اس وقت اس کی وجہ سے دوڑنے بھاگنے لگے۔ غرض کفار کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ عذاب کے آنے سے پہلے تو وہ غفلت کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور باوجود نبی کی پیشگوئیوں۔ اور انذاروں کے وہ

غفلت کی حالت میں

رہتے ہیں۔ لیکن جب عذاب آجاتا ہے تو پھر اُس سے بچنے کی کوئی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف مومنوں کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ دُنیا اور آخرت کے عذابوں سے

ہر وقت ڈرتے

رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی نسبت فرماتا ہے۔ والذين هم من عذاب ربهم مشفقون (معارج ع ۱) اور وہ جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح اہل جنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ واقبل بعضهم على بعض يتساءلون۔ قالوا انا كنا قبل في اهلنا مشفقين۔ فمن الله علينا ووقنا عذاب السموم انا كنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحيم (طور ع ۱) یعنی اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں باتیں کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں عذاب سے بہت ہی ڈرا کرتے تھے۔ خدا نے ہم پر بڑا ہی فضل کیا۔ اور ہم کو دوزخ کی لُو کے عذاب سے بچا لیا اس سے پہلے ہم اس سے دُعائیں مانگا کرتے تھے۔ بے شک وہ بڑا محسن اور مہربان ہے۔ ان کے اس ڈر کا یہ پھل اُن کو دیا گیا۔ کہ خدا نے اس کے بدلہ ان کو جنت عطا کر دی۔

گویا مومن نزول عذاب سے پہلے

ہی اللہ تعالےٰ سے حفاظت مانگتے ہیں۔ اور وہ دُنیا کے عذاب سے بھی اور آخرت کے عذاب سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور اپنے اعمال پر ہرگز بھروسہ نہیں کرتے۔ اگرچہ وہ اپنی طرف سے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسُول کے احکام کی پوری طرح اطاعت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ گویا

مومنوں کی صفت ہے

اس وقت بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دُنیا پر ایک خطرناک عذاب وارد ہو چکا ہے اور وہ عذاب اچانک نہیں آیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سالہا سال پہلے اس سے متنبہ کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ عذاب نازل ہو کر اپنا دامن پھیلا رہا۔ اور اپنی وسعت کو بڑھا رہا ہے۔ اس وقت

ہر مومن کا فرض

ہے۔ کہ اس عذاب سے خدا تعالےٰ کی حفاظت مانگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد ہی اپنی جماعت کو متنبہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ تو جس جماعت کو اتنا عرصہ عذاب سے پہلے آگاہ کر دیا گیا ہو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس عذاب سے خدا کی پناہ مانگے۔ مگر اب تو وہ عذاب نازل بھی ہو چکا ہے۔ اپنی پیشگوئیوں میں آپ نے ہندوستان کا بھی ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

"کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ . . . . . . یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے . . . . . . میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ ؍ ۲۵۷)

تو جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی سے ہمیں ڈرنا چاہیئے۔ جو اس وقت پوری ہو رہی ہے۔ وہاں یہ بھی ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم

اللہ تعالےٰ سے دُعائیں کریں

اور اس کی حفاظت مانگیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی سے ہی ظاہر نہیں ہوتا۔ بلکہ اب جنگ کے نظارے سے بھی پتہ لگتا ہے کہ

ہندوستان پر بھی

اس عذاب کے نازل ہونے کا سخت خطرہ ہے انہی دنوں میں

برطانیہ کی کئی خواتین

نے ہندوستان کی عورتوں کے نام پیغام بھیجا ہے۔ کہ اس جنگ کو فتح کرنے کے لئے ہم سب کو ایک ہو جانا چاہیئے۔ ہم برطانوی عورتیں اس وقت مردوں کے ساتھ دوش بدوش کام کر رہی ہیں۔ آپ کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ آگ جس نے ہمارے ملک کو تباہ کر دیا ہے۔ ہندوستان اس سے محفوظ رہے گا۔ بلکہ ہندوستان بھی اس آگ کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔

گویا ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور دوسری طرف دُنیا کے ان نظاروں نے واضح کر دیا ہے کہ

عذاب قریب آگیا ہے

اور پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے رؤیا اور دُوسرے دوستوں کے رؤیا بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اس ملک کے لئے بھی یہ وقت بڑا خطرناک ہے۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ خدا کے آگے دُعا اور گریہ وزاری کرے۔

گزشتہ دنوں مجلس مشاورت کے موقعہ پر (۱۱-اپریل ۱۹۴۱ء) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں جو خطبہ فرمایا تھا۔ اس میں آپ نے اس امر پر کافی روشنی ڈالی تھی۔ کہ جس قسم کا حملہ ہو۔ اس کے مقابل پر بھی ویسی ہی تیاری کرنی چاہیئے۔ اگر ایک فریق کے پاس بھاری توپ ہو۔ تو معمولی توپ سے اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کے مقابل پر بھی اس جیسی یا اس سے بڑھ کر توپ ہونی چاہیئے۔ اس سے آپ نے ہم کو یہ سمجھایا۔ کہ جس قدر ہمارے لئے خطرہ درپیش ہے۔ اگر ہم اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے اس سے بڑھ کر خدا کے حضور دُعائیں کریں گے تب قبول ہونگی۔ ورنہ معمولی دُعائیں بڑے خطروں کی راہ میں ہمارے لئے کارآمد نہیں ہو سکیں گی۔ پس ان

خطرناک ایام

کے لئے ہمیں بھاری دُعائیں کرنی چاہئیں۔ تاکہ وہ کارگر ثابت ہوں اور وہ ہماری طرف سے خطرات کا مقابلہ کر سکیں۔

غرض ہمارا فرض ہے۔ کہ جب ہمارے پیارے مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو پہلے سے بتا دیا ہے تو ہم دُعا کے حربہ کو ہی کاری حربہ یقین کر کے اس حربہ کو کام میں لائیں۔ بے شک دوسرے لوگ اور تدابیر اختیار کر رہے ہیں مگر ہمارے پاس صرف ایک ہی حربہ ہے اور نہایت مجرب اور آزمودہ حربہ ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کاری حربہ کو کما حقہٗ استعمال میں لائیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی حالت میں دنیا کو اس مصیبت کی خبر دے دی تھی۔

جبکہ لوگ نہایت امن و امان کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس وقت حضور نے ہمیں دُعا کی تلقین فرمائی۔ اور اب وہ وقت آبھی گیا۔ اور بہت سی خوابیں بھی یہی ظاہر کر رہی ہیں۔ گو خوابوں کی اور بھی تعبیر ہو سکتی ہے۔ تاہم اس قدر اتمام حجت کے بعد سب سے بڑھ کر ہماری

جماعت کا فرض

ہونا چاہیئے۔ کہ ہم سب سے زیادہ اس عذاب سے بچاؤ اور حفاظت کی دعائیں کریں۔ ورنہ ہماری مثال اور یہ میں نہایت افسوس سے کہوں گا۔ کہ ایسی ہی ہوگی جیسی اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون میں بیان کی گئی ہے۔ کہ حساب کا وقت خدا کی طرف سے قریب آچکا ہے۔ مگر لوگ ابھی تک غفلت میں پڑے سوتے ہیں۔ اور ادھر عذاب کی کالی گھٹائیں چاروں طرف پھیل رہی ہیں۔ اور ان کے ہندوستان میں آنے کا شدید خطرہ واقع ہو چکا ہے سو اگر ہم بچاؤ اختیار نہیں کرتے۔ تو ہم بھی اس آیت کے مصداق ہوں گے۔ خدا تعالےٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

نصائح پر عمل کرنے کی توفیق

بخشے۔ تاہم سچے ایمان اور اخلاص سے دعائیں کرنے والے ہوں۔ اور سچے نبیوں کی جماعتوں کی طرح پوری طرح احکام الٰہی پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنائے۔ جن کی نسبت کہا گیا ہے فلما احسوا باسنا

اذاھم منھا یرکضون۔ جب انہوں نے ہمارا عذاب معلوم کیا۔ تو اس وقت اس کی وجہ سے دوڑنے بھاگنے لگے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس گروہ میں سے بنائے جن کی نسبت کہا گیا ہے وھم من فزع یومئذ اٰمنون (نمل ع ۷) کہ وہ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہونگے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض ایسے وجود بھی ہوتے ہیں۔ جو کہ خطرات کے وقت

لوگوں کے لئے ڈھال

اور پناہ کا باعث ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی بعض ایسے وجود ہیں۔ جن میں سے دو سب سے زیادہ اہم ہیں۔ ایک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ دوسرے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ اس لئے ہمیں ان ہر دو ہستیوں کی صحت اور سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ تاکہ خدا تعالےٰ ان کا سایہ دیر تک جماعت کے سر پر قائم رکھے۔ اور پھر باقی خاندان کے افراد اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان اور دوسرے احمدیوں کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ان مبلغوں کے لئے بھی جو اس وقت بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ اور ان تمام بھائیوں کے لئے جو محاذ پر گئے ہوئے ہیں یا جانے والے ہیں دُعا کرنی چاہیئے:

خدا تعالےٰ ہمارے دلوں میں دعا کی تحریک پیدا کرے۔ اور ہمیں غافلوں میں سے نہ بنائے۔ بلکہ دعا کے لئے جوش اور توفیق عطا کرے آمین ثم آمین

تبلیغ بیرون ہند

سماٹرا میں تبلیغِ احمدیت

مولوی محمد صادق صاحب مبلغ متعین میدان سماٹرا لکھتے ہیں:۔

ملائی ترجمہ قرآن

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ترجمہ قرآن کریم تین جزو تک مکمل ہو چکا ہے۔ ترجمہ قرآن کوئی آسان امر نہیں۔ خصوصاً ایسا ترجمہ جو عام فہم بھی ہو اور قواعد زبان کے مطابق بھی۔ اگر کوئی خاص روک نہ ہوئی۔ اور کام اسی طرح جاری رہا تو امید ہے کہ اگلے سال ترجمہ قرآن مجید بزبان ملایا مکمل ہو جائے گا وباللہ التوفیق

اس تحریری کام کے علاوہ اس ماہ میں ۱۳ خطوط لکھے گئے۔ جن میں سے بعض ضروری اور تبلیغی خطوط خاصے لمبے تھے

احمدی نوجوانوں کی تربیت

دوسرا کام جو میرے اس سال کے پروگرام کا اہم جزو ہے۔ وہ نوجوانان احمدیت کی تنظیم ہے۔ اس لئے میدان میں ایک کلاس کھولی گئی ہے۔ جس میں ۱۹ لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پا رہے ہیں ہفتہ میں تین دن پڑھائی ہوتی ہے۔ کورس گو مختصر ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت مفید ہے:

درس و تدریس

اس کے علاوہ میں ہفتہ۔ سوموار اور جمعہ کی شام کو درس دیتا ہوں۔ اور ہفتہ کی رات کا درس خاصہ لیکچر ہوتا ہے۔ اور بدھ کی رات کو پلو برائن کی جماعت میں جو یہاں سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جاتا ہوں۔ میدان کے علاوہ دوسری جماعتوں کو بھی نوجوانوں کی تنظیم کے لئے خطوط لکھ رہا ہوں۔

انفرادی تبلیغ

پرائیویٹ تبلیغ کے ماتحت ۱۹ آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا۔ جن میں انسپکٹر آف سکول علماء اور کلرک شامل تھے۔ ان کے علاوہ عوام

لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے ہفتہ وار جلسے بھی ہوتے رہتے ہیں جن میں میں نے بھی لیکچر دیا ہے۔ اب ہماری نوجوان عورتیں لیکچر دینا سیکھ رہی ہیں۔ ان میں سے بعض تو بہت ہوشیار اور ہونہار ہیں۔

یہاں یہ امر بھی بیان کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ یہاں کی لجنہ نے کچھ چندہ جمع کر کے لجنہ کے نام پر صابن اور نمک کی تجارت کا انتظام کیا ہے۔ جس پر دو اڑھائی ماہ کا عرصہ گزر رہا ہے۔ میں نے لجنہ کی سیکرٹری سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس قلیل عرصہ میں لجنہ کو ۳۰ گلڈرز کا نفع ہوا۔ اور اب اس کام کو اور ترقی دی جا رہی ہے

عیسائیوں کو تبلیغ

اس ماہ میں بعض دوستوں کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ کہ وہ نزدیک کے عیسائی علاقہ میں تبلیغ باقاعدہ کریں۔ بعض دوست اس میں باقاعدہ حصہ لے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارے امیر جماعت دوسرے سیکرٹری امور عامہ سلیمان صاحب اور تیسرے برادرم محمد سعید صاحب چار یا پانچ دفعہ وہاں جا چکے ہیں۔ اور خوشکن نتائج کے پیدا ہونے کی امید ہے

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون کی رپورٹ ۱۳ مارچ سے ذیل کا اقتباس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔

فری ٹاؤن دارالحکومت سیرالیون میں تبلیغ کرنے کے بعد میں ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر قصبہ بو میں گیا۔ جہاں صاحب افسر ضلع سے بو ہاسین کے مدرسہ کی نسبت ملاقات کی۔ میں نے تعلیمات کے افسر اعلےٰ سے بھی ملاقات کی۔ امام مسجد سے بھی ملنے کے لئے گیا۔ سابقہ امام کی نسبت موجودہ امام صاحب سلسلہ کے زیادہ قریب ہیں۔ میں نے ان کو پیغام حق پہنچایا۔ اس کے بعد دوسرے دن ۸۳ میل کے فاصلہ پنگیری کے رئیس سے ملنے گیا۔ یہ شخص سلسلہ کا مخالف ہے ہمارے مدرسہ کے لئے زمین دینے میں رکاوٹیں پیدا کر رہا ہے۔ میں قانونی اور سیاسی تدابیر اختیار کر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے لوگ سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ نو مبایعین کی بقیہ درخواستہائے بیعت ارسال کی جا رہی ہیں

مہتمم نشر و اشاعت

صدر انجمن احمدیہ کے قرضداروں کو انتباہ

افسوس ہے کہ جو وظائف تعلیمی قرض حسنہ کی صورت میں آج سے قبل دیئے جا چکے ہیں ان کی واپسی خاطر خواہ نہیں ہو رہی۔ اور بعض احباب باوجود بار بار یاد دہانی کے ادائیگی نہیں کرتے۔ اب نظارت بیت المال مجبور ہے کہ ایسے اصحاب کے خلاف قضا میں نالش کر کے ڈگری حاصل کرے۔ اور اگر اس پر بھی وصولی نہ ہو تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کے لئے رپورٹ کرے۔ بصورت عدم وصولی و اصلاح عدالتی کارروائی کی جائے۔ لہٰذا ان تمام احباب کو جن کے ذمہ اس قسم کا قرض حسنہ قابل ادا ہے توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے قرضوں کو حسب معاہدہ ادا کرنے کی فکر کریں۔ تاکہ ان کے خلاف مندرجہ بالا اقسام کی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ورنہ اگر ہمیں مجبوراً اس قسم کی نالش اور رپورٹیں کرنی پڑیں تو پھر ان کو شکوہ و شکایت کرنے کا حق نہ ہوگا۔

ناظر بیت المال

الٰہی سلسلوں میں مرتدین کا وجود

(۲)

سلسلہ احمدیہ پر نافہم مخالفین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ منجانب اللہ ہے۔ تو اس میں مرتدین و مخرجین کا وجود کیوں پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض فطری اور شرعی دونوں قوانین سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ مضمون کے پہلے حصہ میں واضح کیا گیا ہے۔ کسی جماعت میں مرتدین و مخرجین کے وجود کا پایا جانا قابل اعتراض نہیں۔ اور نہ ہی کسی جماعت میں لوگوں کا داخل ہونا اس جماعت کے لئے موجب فضیلت ہے بلکہ فضیلت کا باعث وہی امور ہیں۔ جن کو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ ذیل میں یہ ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں مرتدین و مخرجین کا وجود اسی منہاج پر ہے جس پر الٰہی سلسلوں اور ترقی کرنے والی جماعتوں میں ان کا وجود پایا جاتا تھا۔ اسی لئے جماعت احمدیہ بھی ایک غلبہ حاصل کرنے والی اور الٰہی جماعت ہے۔

جانی اور مالی قربانیاں

اوّل۔ پہلی بات جس کی وضاحت پہلے مضمون میں گزر چکی ہے یہ ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتوں میں داخل ہونے والے افراد سعید الفطرت۔ جذبۂ ایثار و قربانی میں کامل نمونہ اور دینی مقاصد کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے یحبھم ویحبونہ کے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ یعنے وہ خدا کے محبوب ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کا محبوب ہے۔ اب احمدیت میں داخل ہونے والے احباب کے حالات پر نظر کرو۔ یہ شرط کس شان سے اس جماعت میں پوری ہوتی ہے اگر ان کی مالی قربانی کو دیکھا جائے تو اس کی نظیر سوائے صحابہ کرام کی جماعت کے کہیں نہیں ملتی۔ بہت ہیں جو خود بھوکے رہتے ہیں۔ لیکن دین کے لئے چندے کو پیچھے نہیں ڈالتے۔ بہت ہیں جو دین کی خاطر اپنے جسموں کو ایسے لباس سے محروم کرتے ہیں۔ جو موسمی ضروریات کے مطابق ہو۔ ہزاروں ایسے ہیں جنہیں محض حق کی وجہ سے ان کی جائیدادوں اور املاک سے بے دخل کیا گیا۔ مگر انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ کئی دین کی خاطر ملازمتوں سے برطرف کئے گئے۔ لیکن انہوں نے اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ کئی صداقت کی خاطر قتل کئے گئے۔ مگر انہوں نے اس کا حیات ابدی سمجھ کر استقبال کیا۔ پھر وہ عدیم المثال ہستیاں بھی اس سلسلہ میں ہیں۔ جن کو محض اس لئے پتھروں سے شہید کیا گیا۔ کہ وہ خدائے ودود کی محبت کا دم بھرتے۔ اور اس کے ذکر کو بلند کرتے تھے۔ لیکن کوئی ان کے اس جذبہ کو مٹا نہ سکا۔ بلکہ ان کے جسم کے ٹکڑوں اور ان کی قبروں کی مٹی سے بھی یہ آواز بلند ہوتی کہ ؎

انی اموت ولایموت محبتی
یُدری بذکرک فی التراب ندائی

قربانی کی یہ سینکڑوں مثالیں کیا اس بات کا ثبوت نہیں کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والے افراد اس مقصد کو کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" پورا کرنے والے ہیں۔ پس پہلی شرط جو الٰہی جماعتوں اور ترقی کرنے والی جماعتوں میں پائی جانی چاہئیے۔ وہ سلسلۂ احمدیہ میں اپنی پوری شان کے ساتھ موجود ہے۔

ناکارہ افراد کا اخراج

دوئم:۔ دوسری بات جس کا الٰہی جماعتوں میں پایا جانا ضروری ہے۔ یہ ہے کہ وہ لوگ جو کسی نہ کسی وجہ سے ناکارہ اور ردّی ہو گئے ہیں۔ اور جماعت کے مقاصد کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ یا تو الٰہی تصرف کے ماتحت خود بخود جماعت سے خارج ہو جائیں۔ یا جماعت کے نظام کی طرف سے ان کو جماعت سے نکال دیا جائے۔ ہاں وہ لوگ جماعت سے علیحدہ نہ ہوں۔ جن کا وجود سلسلہ کے لئے مفید اور اس کے مقاصد کے حصول کے لئے ممد ہو۔

اب اس معیار کے مطابق بھی ایک سرسری نگاہ جماعت احمدیہ کے مرتدین و مخرجین پر ڈالی جائے۔ تو یہ بات اظہر من الشمس ہوتی ہے۔ کہ وہی شخص اس الٰہی سلسلہ سے منقطع ہوا۔ جس میں اس سلسلہ میں رہنے کی صلاحیت موجود نہ تھی۔ یا اگر پہلے موجود تھی تو اپنے برے اعمال و اعتقادات کی وجہ سے مفقود ہو چکی تھی۔ مثلاً عبدالرحمن صاحب مصری کو ہی دیکھ لو۔ انہیں دعویٰ ہے کہ وہ دینی خدمات سرانجام دیتے تھے۔ اب اگر مصری صاحب میں فساد پیدا نہیں ہوا۔ اور وہ خدا کی رضا کے مقام سے نیچے نہیں گر گئے۔ تو کیا وجہ ہے کہ آج وہ اس برکت سے بکلی محروم ہیں۔ اگر ان کو خدا کے قرب اور رضا کا وہی مقام حاصل ہے۔ جس کا ان کو دعویٰ ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اب خدمت دین سے محروم ہو گئے ہیں کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ جماعت سے علیحدگی کے بعد علماء عظام کی موجودگی میں نہیں بلکہ کسی احمدی بچے کی موجودگی میں ہی انہوں نے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کسی غیر مسلم آریہ یا عیسائی کے ساتھ مذہبی مقابلہ کیا۔ یا کبھی غیر احمدیوں کو عقائد صحیحہ کی طرف لانے کے لئے قلم میں جنبش آئی۔ اب تو اگر ان کی زبان کھلتی ہے۔ تو اپنے محسن و آقا مقدس امام کے خلاف۔ اور کبھی قلم حرکت میں آتا ہے۔ تو وہ بھی مسیح پاک جس کی غلامی کا وہ اب بھی دم بھرتے ہیں کی مقدس جماعت کے خلاف۔ پس مصری صاحب کی بعد کی زندگی نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ اسی وقت جماعت سے نکلے۔ جب کہ ان میں اس مقدس سلسلہ میں رہنے کی صلاحیت باقی نہ رہی۔

پس مصری صاحب اور دوسرے مخرجین سلسلہ کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ سے وہی لوگ خارج ہوتے ہیں۔ جن کے قلوب سے تقویٰ و طہارت پہلے ہی خارج ہو چکی ہوتی ہے۔ اور جو اس مقدس سلسلہ میں رہنے کے نااہل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے خارج ہونے سے ہی سلسلہ کی ترقی ہے۔ کیونکہ گندا مواد کسی جسم کے لئے بھی موجب برکت اور ترقی نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو سعید فطرت اور دینی مقاصد کو سمجھنے اور پورا کرنے والے ہیں کبھی اس جماعت سے علیحدہ نہیں ہوئے۔ ان پر ابتلاء پر ابتلاء آئے۔ اور تکالیف و مصائب کی آندھیاں چلیں۔ مگر ان کا قدم ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹا۔ یہانتک کہ موت نے ان کی ثابت قدمی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

روز افزوں ترقی

سوئم:۔ جیسا کہ قبل ازیں وضاحت کی جا چکی ہے۔ الٰہی جماعتوں کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ان میں داخل ہونے والے افراد کی تعداد مرتدین و مخرجین کی تعداد سے جو اپنے فساد نفس سے ان جماعتوں سے منقطع ہوتے ہیں زیادہ ہو۔ اس معیار پر بھی اگر سلسلہ حقہ احمدیہ کو پرکھا جائے۔ تو اس کی صداقت واضح ہوتی ہے۔ اس سے اگر ایک شخص نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے۔ تو اس کی جگہ خدا تعالیٰ ایک قوم اس سلسلہ میں داخل کرتا ہے اس روز افزوں ترقی کی کچھ جھلک ان فہرستوں میں بھی نظر آ سکتی ہے۔ جو آئے دن ایمان لانے والوں کی اخبار "الفضل" میں شائع ہوتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مرتدین و مخرجین کا نہایت قلیل تعداد میں ہونا۔ اور جماعت کی تعداد کا لاکھوں تک پہونچنا کیا اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ یہ منقطع ہونے والے لوگ جماعت کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ بلکہ اس قطع و برید سے جماعت کا شجرہ طیبہ اور زیادہ پروان چڑھا۔ اور آج اس کی شاخیں دنیا کے کونوں تک پہونچ گئی ہیں

پس جماعت سے چند فسادی لوگوں کو علیحدہ ہوتے دیکھ کر جماعت کے خلاف لب کشائی کرنا یقیناً حقیقت سے آنکھیں بند کرنا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس جماعت سے وابستگی حاصل کرتے ہیں۔ جس کا قیام اور ترقی الٰہی جماعتوں کے طریق پر ہے۔ اور جو دنیا میں غلبہ اور فوقیت حاصل کرنے کیلئے منصۂ شہود پر آئی ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ۔ لسان بکر ہم قادر و بیس خاکسار برکات احمد بی۔ اے

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور عیسائیت

مسیحی رسالہ "اخوت" لاہور اپنے اپریل کے سیوع میں رقمطراز ہے:-

"کچھ بہت مدت نہیں ہوئی۔ کہ مہاتما بدھ کی ہڈیاں دستیاب ہوئی تھیں۔ اور جب وہ ہند کے ایک مقدس شہر میں لائی گئیں۔ تو اس کے ہزاروں معتقدین اظہار عقیدت کے لئے شہر کے گلی کوچوں میں جمع ہو گئے۔ ایک مسیحی مشنری بھی جو بھیڑ میں کھڑا تھا اس جم غفیر کو یوں سربسجدہ دیکھ کر اپنے ایک دوست سے بولا۔ "اگر یسوع مسیح کی ایک بھی ہڈی کہیں سے مل جائے۔ تو سمجھو مسیحیت مرگئی۔" اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے بدھ مرگیا۔ کیفیوشیس مرگیا۔ حضرت محمد مرگئے لیکن مسیح ہمیشہ کے لئے زندہ ہے ...... ناممکن ہے۔ کہ اس کی ہڈیاں زمین پر مل سکیں"۔ مندرجہ بالا سطور میں کھلے الفاظ میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات مسیحیت کی موت کے مترادف ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ جسے دور حاضرہ کے مصلح اعظم حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے سب سے پہلے بڑی تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی .... اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو"۔ (کشتی نوح)

لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ معاصر "اخوت" نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے ثبوت میں آخر ان کی ہڈیوں کو ہی کیوں معیار مقرر کیا ہے۔ لاکھوں انبیاء پیدا ہوئے اور فوت ہو گئے۔ اور ان کی وفات خود عیسائی دنیا کے نزدیک بھی مسلم ہے لیکن کبھی ان کی وفات کے ثبوت میں ہڈیاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ آخر حضرت مسیح علیہ السلام ہی کے لئے یہ تخصیص کیوں؟ خصوصاً جبکہ کوئی بھی یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جس شخص کی طرف ہڈیاں منسوب کی جارہی ہیں۔ فی الحقیقت وہ اسی کی ہیں۔ پس ہڈیاں کسی کی موت کا نہایت ناقص اور غیر یقینی ذریعہ ہے!! پھر ان پر اتنا اعتبار کیوں کیا جائے؛ اس کے بالمقابل اور بہت سے یقینی اور قطعی شواہد کسی کی وفات ثابت کرنے کے لئے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ اور ہم معاصر "اخوت" کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ سب کے سب حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہیں انبیاء علیہم السلام کے ایک لمبے سلسلے میں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کے لئے تو بالخصوص تاریخی۔ علمی وعقلی دلائل کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ جو ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مہیا فرما دیا ہے۔ حضورؑ کی پیش فرمودہ ایک ایک دلیل بفضلہ "وفات مسیح علیہ السلام" ثابت کرنے کے لئے ایک حجت قاطعہ کا حکم رکھتی ہے۔ اور یہ امر بالفاظ "اخوت" "مسیحیت کی موت کے مترادف ہے۔!! الحمد للہ کہ اس طرح حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی بڑی غرض یعنی "یکسر الصلیب" پوری ہو گئی جس کا آج دشمن بھی معترف ہے۔ اگر معاصر "اخوت" اور اس کے قارئین چاہیں۔ تو اس سلسلے میں احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ میں نمونتاً ایک "تاریخی دلیل وفات مسیح علیہ السلام" کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

"حال میں بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی عبرانی میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے۔ جس کو کتاب کشتی نوحؑ کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاسی برس بعد اس زمین پر فوت ہو گئے تھے۔ وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے اڑھائی لاکھ روپیہ دے کر خرید لیا ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ یہ پطرس کی تحریر ہے۔ .... یہ شہادت حضرت عیسیٰ کے سب سے بزرگتر حواری کی شہادت ہے۔ یہ وہ حواری ہے۔ کہ اپنی تحریر میں جو برآمد ہوئی ہے۔ خود اس شہادت کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ کہ میں ابن مریم کا خادم ہوں۔ اور اب میں نوے سال کی عمر میں یہ خط لکھتا ہوں۔ جبکہ مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہیں۔ لیکن تاریخ سے یہ امر ثابت شدہ ہے۔ اور بڑے بڑے مسیحی علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پطرس اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش قریب قریب وقت میں تھی اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰؑ کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر اس وقت تیس چالیس سال کے درمیان تھی۔ .... اس خط کے متعلق اکابر علماء مذہب عیسوی نے بہت تحقیقات کر کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ صحیح ہے .... ہمارے نزدیک اس کاغذ کی صحت پر ایک اور قوی دلیل ہے۔ کہ ایسے شخص کے کتب خانے سے یہ کاغذ نکلا۔ جو رومن کیتھولک عقیدہ رکھتا تھا۔ اور نہ صرف حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کا قائل تھا بلکہ حضرت مریم کی خدائی کا بھی قائل تھا۔ یہ کاغذات اس نے محض ایک پرانے تبرکات میں رکھے ہوئے تھے۔ اور چونکہ وہ پرانی عبرانی تھی۔ اور طرز تحریر بھی پرانی تھی اس لئے وہ اس کے مضمون سے محض ناآشنا تھا۔" (تحفۃ الندوۃ)

بالآخر میں مدیر "اخوت" اور ان کے تمام ہمنواؤں سے عرض کروں گا۔ کہ اگر سچ مچ وہ حضرت مسیح کی موت کو عیسائیت کی موت سمجھتے ہیں۔ تو یقیناً وہ لاکھ کوشش کر کے بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے براہین نیرہ کے سامنے اپنے "خداوند مسیح" کو موت سے نہیں بچا سکتے۔ لہذا ان کا فرض ہے۔ کہ وہ "مردہ مذہب" کو چھوڑ کر اس "زندہ مذہب" اور "زندہ نبی" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے سر تسلیم خم کر دیں جس کے متبعین آج بھی ببانگ دہل کہہ رہے ہیں ؎

"وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

خاکسار
خورشید احمد عفی عنہ از لاہور

ایک نوجوان احمدی کی افسوس ناک وفات

۲۴ جون کو ایک مخلص اور نوجوان دوست چوہدری رشید احمد صاحب ساکن مٹھڑ ضلع ہوشیارپور اچانک دہلی میں بعمر ۲۱/۲۲ سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم یہاں کچھ عرصہ ہوا ملازمت کی تلاش میں آئے تھے۔ اور ابھی تک اس کیلئے کوشاں تھے۔ چند دن سے انہیں پیچش کی تکلیف تھی۔ جو پہلے تو معمولی تھی۔ مگر بعد میں خطرناک ہو گئی۔ انہیں ولنگڈن ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں باوجود ہر ممکن کوشش کے جانبر نہ ہو سکے اور ۲۴ جون کو علی الصبح ان کی روح اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ تجہیز و تکفین جماعت احمدیہ دہلی نے مرحوم کی خواہش کے مطابق سرانجام دی۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب جماعت ان کی ہر ممکن خدمت دن رات سرانجام دیتے رہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ان کے گاؤں کے دو غیر احمدی دوست چوہدری غلام احمد صاحب اور چوہدری محمد افضل خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس نے بھی بہت کچھ خدمت ان کی سرانجام دی۔ جنازہ جماعت کے سب دوستوں نے پڑھا۔ خاکسار جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے نیز مجلس خدام الاحمدیہ دہلی و نئی دہلی کی طرف سے مرحوم کے والدین اور دیگر اقربا سے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار ہدایت اللہ بنگوی سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ دہلی و نئی دہلی

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۶۵:۔ منکہ سلطان احمد ولد محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت موٹر فٹر عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل و کرم سے زندہ ہیں اس لئے میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ ہاں چونکہ میں ملازم ہوں اور مجھے اس وقت ۱۵ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ اس لئے میں ۱/۱۰ حصہ اپنی آمدنی کا ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ اور بھی جو میری جائیداد ہو گی، اسکی بھی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد بھی جو جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ العبد:۔ سلطان احمد۔ گواہ شد:۔ مرزا عبد اللطیف قادیان گواہ شد:۔ مرزا مہتاب بیگ ولد مرزا محمد علی صاحب

نمبر ۵۸۸۷:۔ منکہ حکیم سید احمد ولد حکیم محمد علی قوم راجپوت منہاس عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن بیلاں حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت صرف ایک نلیر ڈنڈیاں طلائی ۳ تولہ قیمتی ماعث ۱۲۰ روپیہ ہے اسکے سوا میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری کوئی آمد نہیں ہے العبد:۔ سید احمد۔ گواہ شد:۔ عبد المالک جلد ساز گواہ شد:۔ غلام حسین لائبریرین۔

نمبر ۵۸۷۵:۔ منکہ حسین خان ولد چوہدری حاکم خاں صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۰۷ء ساکن کوٹ آغا ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۲ ۱۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ساٹھ بیگھہ اراضی قسم بارانی رقبہ واقعہ موضع کوٹ آغا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ جو بالعوض مبلغ ۵۷۵ روپے میں رہن کردی ہوئی ہے لیکن میرا گزارہ کاشتکاری پر ہے جس سے مجھے مسوقت اندازاً ۱۵۰ روپے سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے۔ کہ سند رہے۔ العبد:۔ حسین خان نشان انگوٹھا۔ حال نصرت آباد ڈاکخانہ نفل پسرور ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ شریف احمد سیکرٹری مال نصرت آباد۔ گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۲۶ جون۔ سویڈن کی حکومت جرمنی کے سامنے جھک گئی ہے کیونکہ اس نے جرمن فوجوں کو سویڈن میں سے گزر کر فن لینڈ جانے کی اجازت دے دی ہے لنڈن ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ کی وزارت اقتصاد سویڈن کو دشمن کا ملک قرار دینے والی ہے۔ اور اس کی بھی ناکہ بندی کر دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں برطانی سفیر نے سویڈن کے وزیر اعظم سے ملاقات کی

ماسکو ۲۶ جون۔ آج روسی ہوائی جہازوں نے دوبرجا کے علاقہ پر بمباری کی۔ یہ علاقہ رومانیہ نے بلغاریہ کو دیا تھا۔ بلغاروی حکومت نے صوفیہ کے روسی سفیر کو حکم دیا ہے۔ کہ بلغاریہ سے فوراً نکل جائے۔ بخارسٹ میں روسی سفیر پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس کی بحفاظت روانگی کا انتظام کر دیا گیا ہے

واشنگٹن ۲۵ جون۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کی امداد کے لئے جو سولین ٹیکنیکل فورس قائم کی گئی ہے۔ امریکن زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہوں گے۔ نیز امریکن نوجوان برطانیہ کی مسلح فوجوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں

لنڈن ۲۵ جون۔ پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر چرچل نے جہازوں کی پوزیشن کے متعلق ایک مفصل بیان دیا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ بحیرہ روم میں بیس ہزار ٹن کے ایک اطالوی جہاز کو دو تارپیڈو مارے گئے۔ اور اسے کام کے ناقابل کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ جرمنی پر رائل ایئر فورس کی شدید بمباری کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ شمالی جرمنی سے سولین آبادی اور سرکاری دفاتر وسیع پیمانہ پر ناروے منتقل کئے جا رہے ہیں۔ اس غرض کے لئے اوسلو میں ہزاروں مکان کرایہ پر حاصل کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جون۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ کے ہوائی بیڑے کی کمان خود مسٹر چرچل نے سنبھال لی ہے۔

ان کی زیر ہدایت کل دن کے وقت جرمنی پر موجودہ جنگ کا سب سے بڑا حملہ کیا گیا۔ ہوائی جہازوں کی تعداد ان سے بہت زیادہ تھی۔ جو گذشتہ سال برطانیہ پر حملے کرنے آتے تھے

ٹوکیو ۲۵ جون۔ ڈچ ایسٹ انڈیز سے جرمن عورتوں اور بچوں کو نکالا جا رہا ہے۔ جرمن گورنمنٹ کی درخواست پر جاپان نے انہیں لانے کے لئے اپنا ایک جہاز بھیجا۔

لاہور ۲۵ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے پیور فوڈ ایکٹ کا نفاذ تمام صوبے میں کر دیا ہے۔ اب مصنوعی گھی کی تجارت کرنے والوں کو لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔ گھی کا جو سٹاک ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء کو صوبہ میں تھا۔ ۳۱ جولائی ۱۹۴۱ء تک صرف وہی فروخت ہو سکے گا۔ یکم اگست ۱۹۴۱ء کے بعد یہ گھی رنگ دے کر ہی فروخت ہو سکے گا۔ جو بھی گھی دودھ سے تیار نہ ہوگا وہ مصنوعی سمجھا جائیگا۔ قانون کی خلاف ورزی کی سزا پہلی بار اڑھائی سو روپیہ جرمانہ۔ دوسری بار پانسو۔ اور تیسری بار چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ تک ہے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ انگریزی جہازوں نے نو ہزار ٹن کا ایک اور جرمن جہاز الب ڈبو دیا ہے۔ یہ بسمارک کو رسد پہونچایا کرتا تھا۔ فروری میں یہ جاپان کی بندرگاہ کوبے سے بہت سا سامان لے کر روانہ ہوا تھا۔ اور بسمارک کی غرقابی کے بعد خود تجارتی جہازوں پر حملے کیا کرتا تھا۔

لنڈن ۲۶ جون۔ کل رات رائل ایئر فورس نے جرمنی پر زبردست حملے کئے۔ زیادہ زور شمال مغربی کنارے کی بندرگاہوں پر رہا۔ برطانیہ پر دشمن نے جو حملہ کیا۔ وہ معمولی تھا۔ جنوبی انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے شمال مغربی علاقہ پر کچھ بم گرے۔ دشمن کے دو بمبار تباہ کر دیئے گئے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ کل جرمن ہوائی جہازوں نے دمشق پر حملہ کیا۔ جس سے تیس افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے نیز عالیشان مسجد اموی اور سلطان صلاح الدین کے مقبرہ کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ اسے مسلمانوں نے بہت برا منایا ہے۔ اور وزیر اعظم شام نے اسے وحشیانہ حملہ قرار دیا ہے۔ جرمن کہتے ہیں کہ یہ مسجد اور مقبرہ اتحادی فوجوں کے داخلہ کے وقت برباد ہو گئے تھے۔ مگر یہ سراسر غلط ہے۔ دمشق کے باشندوں نے اتحادی فوجوں کے متعلق شکریہ ادا کیا تھا۔ کہ انہوں نے داخلہ کے وقت مذہبی مقامات کے احترام کا خیال رکھا۔

انقرہ ۲۶ جون۔ پیتان گورنمنٹ کا ایک ممبر ہوائی جہاز سے یہاں پہنچا ہے۔ امید ہے وہ ترکی سے شام کی فرانسیسی فوجوں کو نکالنے کے لئے رستہ دیئے جانے کی درخواست کرے گا۔

ماسکو ۲۶ جون۔ روسی ہائی کمانڈ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ ۷۶ جرمن ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ ان کے سترہ جہاز واپس نہیں آئے۔ دشمن کے موٹر دستے کل دن مجبر ولنا اور اوشیامانی پر حملے کرتے رہے۔ اور بعض چھوٹے چھوٹے دستے ان شہروں میں داخل بھی ہو گئے۔ اوشیامانی ولنا سے تیس میل شمال مغرب کو ہے۔ جنوبی پولینڈ میں دشمن نے روسی مورچوں کو توڑنے کی ناکام کوشش کی۔ بسریبیا کے علاقہ میں بھی روسی فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ روسی ہوائی بیڑے نے فن لینڈ کے ہوائی اڈوں میں جرمن ہوائی جہازوں پر حملے کئے۔ اسی طرح میمل میں بھی اکنسٹرا میں تیل کے ٹینکوں کو آگ لگا دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ اپریل کے مہینہ میں امریکہ نے ۱۲ کروڑ اسی لاکھ ڈالر کا مال انگلستان بھیجا ہے۔ اس سے قبل کبھی اتنا مال نہیں آیا۔

لنڈن ۲۶ جون۔ شام میں اتحادی فوجیں اب دمشق سے بیروت جانے والی سڑک پر دس میل اور آگے بڑھ گئی ہیں اور شہر سے آگے کچھ پہاڑیوں پر قابض ہو چکی ہیں۔ وشی کی فوجیں مرجع العیون سے سات میل شمال مغرب کو ہٹ گئی ہیں فرانس کا جرمن سفیر برلن پہونچ گیا ہے جہاں وہ شام میں فرانسیسی فوجوں کی خستہ حالی کا حال بیان کرے گا۔

لنڈن ۲۶ جون۔ ابھی تک برطانی حلقے یہ معلوم نہیں کر سکے کہ روس و جرمنی کی لڑائی میں فن لینڈ کا رویہ کیا ہوگا۔ اتوار کو ہٹلر نے اعلان کیا تھا کہ فن افواج بھی جرمن فوجوں کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ مگر اس کے بعد فن لینڈ نے غیر جانبداری کا اعلان کیا ہے۔ معلوم نہیں دونوں میں کون سچا ہے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ غیر جانبدار اریز جرمن حلقوں سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ روس ایسا تر نوالہ ثابت نہیں ہوا۔ جیسا کہ وہ سمجھتے تھے۔ جرمنوں کو سخت لڑائی لڑنی پڑی ہے۔ انہیں امید نہ تھی۔ کہ روسی ایسا جم کر مقابلہ کریں گے۔ جرمنی اب اپنی ساری فوجی طاقت سے کام لے رہا ہے۔ کیونکہ وہ جلد از جلد فتح حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت دس لاکھ جرمن فوج لڑ رہی ہے۔ اور دس لاکھ ریزرو میں ہے۔

روم ۲۶ جون۔ ایک نیم سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت روس کے ساتھ جو لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ وہ بڑی کٹھن ہے۔ کیونکہ محاذ جنگ بہت لمبا ہے۔ بڑی سپاہ لڑائی میں حصہ لے رہی ہے۔ جرمنوں کو سامان جنگ پہونچانے میں بہت دقت ہے۔ کیونکہ روسی قلعہ بندیاں بہت مضبوط ہیں۔ اور بعض قدرتی روکیں بھی حائل ہیں۔ جرمن فوجیں ابھی یہ پتہ نہیں لگا سکیں۔ کہ روسی مورچوں میں کونسی جگہ کمزور ہے۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بحیرہ بالٹک میں دشمن کے جہازوں پر سخت حملے کئے گئے۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ آج رومانیہ کے صدر مقام